علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم

للہ الحمد این رسالہ شریفہ و عجالہ منیفہ موسوم بہ

ارشاد الصائمین الی احکام الدین

کہ حاوی بر رؤس مسائل ضروریہ صوم است از مصنفات جناب اجتہاد مآب عمدۃ
العلماء الاعلام زبدۃ الفقہاء العظام صفوۃ المجتہدین الفخام نخبۃ المتکلمین الکرام بحر ذخار
علوم شرعیہ حیث مدار فنون اصلیہ و فرعیہ مؤسس اساس شریعت خیر المرسلین مروج طریقت حضرات
ائمہ طاہرین الوحید الاوحد مولانا السید علی محمد دام ظلہ العالی علی رؤس العابدین دوام الایام
واللیالی بمقابلہ و تصحیح فضیلت پناہ کمالات دستگاہ جناب
مولوی مرزا محمد علی صاحب زاد مجدہ ماہ رجب سنہ ۱۲۸۵

در مطبع [illegible] حسن [illegible] عابد علی [illegible] لکھنؤ طبع شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعِتْرَتِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ ٥

اما بعد یہ رسالہ شریفہ محتوی ہی مسائل صوم پر کہ بالتماس اکثر برادران ایمانی و اخلاصی روحانی بعجلت تمام اسی لکہا اور ارشاد الصائمین الی احکام الدین نام رکہا اور یہ مشتمل ہی ایک مقدمہ اور کئی باب پر وَاللّٰهُ وَلِيُّ التَّوْفِيْقِ مقدمہ پوشیدہ نرہی کہ علمانی تعریف صوم مین مختلف عبارتیں ذکر فرمائی ہین اور مختصر یہ ہے کہ روزہ عبارت اُسا کی مخصوص سے ہے کہ عنقریب تفصیل اوسکی آئیگی اور فضیلت صوم مین بہت روایتین وارد ہین از انجملہ جناب رسالتمآبؐ سی منقول ہے کہ روزہ دار عبادت پروردگار مین ہی اگرچہ بستر خواب پر ہو جب تک کہ غیبت اہل اسلام نکری اور ایک روایت مین ہے کہ کچھ یہود خدمت بابرکت جناب رسالتمآبؐ مین حاضر ہوئی اور اونمین سے جو اعلم و اکمل تہا اوس جناب رسالتمآبؐ سے استفسار کیا کہ کس سبب سی حقتعالے نے آپکی امت پر تیس روزے فرض کئے اور امتون پر زیادہ اسسے

حضرت

حضرت نے جواب مین فرمایا کہ جب حضرت آدم صفی اللہ نے گندم تناول کیا تو دانہ گندم شکم
شریف مین تیس۳۰ شبانہ روز رہا پس جناب اقدس الہی نے اونکی امت پر تیس۳۰ دن تک تشنگی اور گرسنگی
واجب کی اور بسبب اپنے فضل و کرم کے شبکو اجازت کھانے کی دی ورنہ مقتضاے عدل آلہی یہ تھا
کہ تیس۳۰ دن تک شبانہ روز الم تشنگی و گرسنگی سے متالم و متاثر ہون لوہی سبب سے خدا نے میری
امت پر تیس۳۰ روزے واجب کیے بعد ازان یہ آیہ وافی ہدایہ تلاوت فرمایا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ
كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ یعنے واجب کیے گئے
تم پر روزے جیسا کہ واجب کیے گئے اگلے لوگون پر چند روز تک یہودی نے عرض کیا کہ درست و راست
ارشاد کیا آپنے اب بیان فرمائی کہ کیا اجر و ثواب ہے اوس شخص کے لیے کہ جو روزہ رکھے حضرت نے فرمایا
کہ کوئی بندہ مومن ایسا نہین کہ روزہ رکھے مگر یہ کہ حق سبحانہ تعالے واجب کرے اوسکے لیے سات خصلتین
اول یہ کہ گھلائی حرام اوسکے بدن سے دوسری یہ کہ روزہ دار قریب ہو رحمت الہی سے تیسری یہ کہ وہ روزہ کفارہ
اوسکے آبا و اجداد کے گناہون کا ہو حضرت آدم صفی اللہ تک چوتھی یہ کہ حق تعالے سہل کرے اوسپر سکرات موت
پانچوین یہ کہ روزہ امان ہو تشنگی اور گرسنگی روز قیامت سے چھٹے یہ کہ بسبب روزہ کی خدا
اوسے نجات دے آتش دوزخ و عذاب جسم سے ساتوین یہ کہ خدا اوسے سیر کرے طیبات بہشت سے
یہودی نے عرض کی یہ جو کچھ کہ آپنے ارشاد فرمایا سب حق ہے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے
فرمایا ہر شے کے لئے زکوۃ ہے اور زکوۃ بدن روزہ ہے اور جناب سالتمآب نے فرمایا کہ سونا روزہ دار کا
بستر خواب پر بمنزلہ عبادت ہے اور سانس لینا اوسکا بمنزلہ تسبیح کے ہے **باب اول** بیان اقسام
صوم مین ہے پوشیدہ نرہے کہ روزہ کی چار قسمین ہین **قسم اول** روزہ واجب ہے اور وہ کئی ہین پہلے

روزہ ماہ مبارک رمضان دوسری وہ روزہ کہ جو نذر سے واجب ہو تیسری وہ کہ جو عہد سی
واجب ہو چوتھی وہ کہ بسبب یمین کی واجب ہو پانچوین وہ روزہ ہی کہ بسبب تمتع کی واجب ہو
چھٹی روزہ بدل ہدی ہی ساتوین روزہ اعتکاف آٹھوین قضا واجب نوین وہ روزہ
کہ جسکا متحمل غیر سی ہوا ہو قسم دوم روزہ سنتی ہے پوشیدہ نرہے کہ تمام ایام سال مین
روزہ رکھنا سنت ہی سوای اون روزونکے جو مستثنی ہین اور عنقریب ذکر اونکا ہوگا لیکن وہ
روزے کہ جنکا رکھنا سنت موکدہ ہی بس وہ چند ہین اول ہر مہینی مین سی پنجشنبہ اول وہ
اول اور چہارشنبہ اول وہ دوم اور پنجشنبہ اول وہ آخر دوسرے صوم ایام
بیض اور ایام بیض عبارت ہین تیرہوین چودہوین پندرہوین سی علی الاظہر اور بعض علمانے
گمان کیا ہے کہ پہلی دوسرے تیسری تاریخ ایام بیض ہین اور یہ قول ضعیف ہے تیسرے
روزہ غدیر چوتھی روزہ روز ولادت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم یعنی سترہوین
ربیع الاول کی پانچوین روزہ روز مبعث یعنی تاریخ بست وہفتم رجب چھٹی روزہ روز
دحو الارض یعنی تاریخ بست وپنجم ماہ ذیقعدہ ساتوین روزہ روز مباہلہ اور تعیین روز مباہلہ
مین اختلاف ہے بعضون نے لکھا ہے کہ وہ پچیسوین ذیحجہ کی ہے اور عبارت ریاض سے
ثابت ہوتا ہی کہ یہ قول مجہول القائل ہے اور بعضون نے فرمایا ہے کہ چوبیسوین ماہ مذکور کے
روز مباہلہ ہے اور مدلول روایات معتبرہ یہی قول ہے واللہ اعلم آٹھوین روزہ روز
عرفہ اوس شخص کے لئی کہ جسے روزہ سی زیادہ ضعف نہو تاکہ وہ ضعف باعث سستی اور ترک
دعا ہای عاشور کا ہو نوین روزہ روز اول ذی الحجہ ہے اور بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے

کہ وہ روز ولادت باسعادت حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہے دسوین روزہ تمام وہ اول
ذی الحجہ سوای روز عید گیارہوین روزہ تمام ماہ رجب بارہوین روزہ تمام ماہ شعبان
تیرہوین روزہ ہر پنجشنبہ اور ہر جمعہ کا اور ہر چند کہ کوئی نص خاص بخیت کی نظر سی اس باب مین
نہین گذری لیکن عمومات سی اثبات استحباب صوم جمعہ و پنجشنبہ ممکن ہے چودہوین روزہ روز
اول ماہ محرم پندرہوین روزہ روز سیوم ماہ مذکور سولہوین روزہ روز عاشورہ
پوشیدہ نرہی کہ اکثر حدیثین دلالت کرتی ہین منع پر صوم عاشوراسی اور بعض روایتوں سے
استحباب بھی مفہوم ہوتا ہی اور سند مین اونکی بحث و کلام ہے علاوہ یہ کہ موافق مخالفین ہے
لیکن بعض وجوہ موید اون حدیثونکی بہی ہین چنانچہ کلام صاحب جواہر الکلام سی میلان اونکا
استحباب صوم روز عاشورہ کی جانب پایا جاتا ہے لیکن چونکہ امر دائر ہے درمیان تحریم
و استحباب کے لہذا ترک صوم اولی اور احوط ہے مگر چونکہ قول باستحباب مشہور درمیان علما کی ہے
اور دو روایتین سے کئے استحباب پر دلالت کرتی ہین وہ موید بقرائن عدیدہ ہین جیسا کہ
تفصیل اونکی جناب شیخ علیہ الرحمہ نی جواہر الکلام مین تحریر فرمایا ہے پس طرح اون حدیثونکا
اور جزم تحریم بہی خلاف احتیاط و حزم ہے اور بہتر جمع بین الاخبار ہے اور شیخ الطایفہ
علیہ الرحمہ نی جمع اون احادیث مختلفہ مین اس طور پر کی ہے کہ جنہین منع صوم عاشورا وارد ہے
اون حدیثونمین مراد صرف صوم سی وہ صوم بوجہ فرح و شماتت سے ہے اور جن حدیثونمین استحباب مذکور ہے
اون حدیثونمین صوم سی وہ صوم مراد ہے کہ جو بہ نیت حزن و ملال ہو اور ہر چند کہ اسمین
شبہ نہین کہ روزہ روز عاشورکو بہ نیت فرح و شماتت حرام ہے اور صوم بہ نیت حزن و ملال

وہ نہین کہ مستحب ہو لیکن چونکہ یہ طریق جمع بالخصوص منصوص علیہ اہل خصوص علمائے اسلام سے
نہین تو اس وجہ سے جزم اوسپر نہین ہو سکتا اور حصر صوم عاشورا ہی نہین وہ صورتو نہین کہ یا بہ نیت
شماتت ہو یا بقصد حزن محل اشکال ہے بلکہ ممکن ہے کہ روزہ روز عاشورا اون دنون نہین
ہین جسے نہی کے متعارف تھے بلکہ محض بقصد قربت یا اور اغراض صحیحہ سے متعارف ہو پس اولی یہ ہے
کہ ان حدیثون مین اسطرح سے جمع کی جاسکے کہ مراد صوم سے احادیث منع مین صوم کامل مع النیہ ہو
اور احادیث استحباب سے صوم ناقص بدون نیت جیسا کہ مفاد روایت عبد اللہ بن سنان
کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہے ہر چند کہ اطلاق صوم اس صوم ناقص پر حقیقی نہو گا
بلکہ مجازی ہوگا بوجہ مشابہت کے صوم حقیقی سے فی الجملہ کیف ہین اور ہر چند کہ یہ حدیث بہی از را
سند درجہ صحت کو نہین پہونچی لیکن معمول علما یہ ہے کہ استحبابات مکروہات مین زیادہ کاہش
دقت نہین ہوتی اور مسامحہ فرماتی ہین کیف ما کان اولی اور احوط ترک صوم کامل ہے روز
عاشورا اور مزید تفصیل ہمنے شرح زبدہ وغیرہ مین ذکر کیے ہے واللہ اعلم بحقائق الاحکام

قسم سوم روزہ مکروہ اور وہ بہی کئی ہین **اول** روزہ روز عرفہ اوس شخص کے لئی کہ جو
روزہ سے ضعیف ہو جاے اور بسبب اسکے ضعف کے دعاے ماثورہ مین خلل ہو یا یہ کہ شک رویت مین
ہو اور یہ بخوبی نہ معلوم ہو کہ یہ روز عرفہ ہے یا روز عید بلکہ دور نہین کہ شق اخیر مین دغدغہ تحریم ہو
واللہ اعلم **دوم** روزہ سنتی سفر مین سواے تین روزونکی طلب حاجت کے لئے مدینہ منورہ مین بلکہ
کلام بعض علماسے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مطلق صوم خواہ سنتی ہو خواہ وجبی سفر مین حرام ہے
پس اجتناب مطلق صوم سے اوسمین اولے بلکہ احوط ہوگا **سوم** روزہ سنتی مہمان بدون اجازت صاحب خانہ

اور یا بعکس ۴ روزہ رکھنا اوس شخص کا کہ جسکی کوئی برادر مومن دعوت کری ۵ روزہ سنتے
پسر بدون اذن پدر بلکہ بوجہ عقوق چونکہ اسمین دغدغہ تحریم ہے پس احتمال تحریم کہ صوم ہو جائے
۶ روزہ سنتے زن بدون اذن شوہر اور غنیہ مین دعوی اجماع کا اوسکے کراہت پر کیا ہے
لیکن چونکہ منتہی المطالب وغیرہ مین دعوی اجماع تحریم کیا ہے پس احوط اجتناب ہے ۷ روزہ
سنتے کنیز وغلام بدون اذن مالک اور احوط بلکہ اظہر تحریم ہے **قسم چہارم** روزہ حرام وہ
کئی ہین **پہلی** روزہ عید ماہ رمضان **دوسری** روزہ عید اضحی اور شیخ علیہ الرحمہ نے
استثنا کیا ہے روزہ حرام سے روزہ عید کا کفارہ قتل مین جب کہ شہر حرام مین مرتکب
اوسکا ہوا اور اکثر علمانے استثنا نہین فرمایا بلکہ مطلق صوم عید کو حرام لکھا ہے اور یہ مسئلہ محل
اشکال ہے ہرچند دور نہین کہ قول شیخ قوی ہو [illegible] مثل شیخ زبدہ مین مذکور ہے
تیسری روزہ ایام تشریق یعنی یازدہم ودوازدہم وسیزدہم ذیحجہ اور حرمت صوم ایام تشریق
مین اختلاف نہین البتہ اسمین اختلاف ہے کہ روزہ ایام تشریق خاص اوس شخص کیلئے
حرام ہے کہ جو منی مین ہو یا عام ہے بہ نسبت تمام بلاد کی ظاہر قول اول ہے لیکن خالی رجحان سے نہین ہے **چوتھی**
روزہ یوم الشک بہ نیت روزہ ماہ مبارک رمضان البتہ روزہ بہ نیت ندب یا قضا یوم الشک کو
جائز ہے بلکہ بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ صوم مندوب مجزی صوم ماہ مبارک رمضان سے
بھی ہو جائیگا اگر ہلال ثابت ہو اور بعض علمانے اجماع بھی اسپر نقل کیا ہے اور خلاف شیخ مفید
علیہ الرحمہ چونکہ معلوم النسب ہے قادح اجماع مین نہین ہوسکتا بلکہ کلام صاحب مدارک سے یہ بھی ثابت
ہوتا ہے کہ صوم قضا وغیرہ بھی مجزی روزہ ماہ مبارک سے ہوگا واللہ اعلم **پانچوین** روزہ صمت

باین طور کہ صائم صبح سے شام تک ترک کلام کرے اور حرمت اس قسم کی اجماعی ہے اور روایت
زہری وغیرہ مین وارد ہے صَوْمُ الصَّمْتِ حَرَامٌ یعنی روزہ صمت حرام ہے چھٹی روزہ وصال
اور تفسیر صوم وصال مین اکثر علمانے یہ لکہا ہے کہ اکل و شرب شام مین تاخیر کرے سحری تک اور بعض نے یہ تفسیر
کی ہے کہ دو روز تک روزہ رکہے اور قدرے شب اوسمین داخل کرے اور بعض روایات طویلۃ
الاذیال مین جناب سالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالین وارد ہے کہ وَکَانَ
یُوَاصِلُ صَوْمًا الْاُسْبُوْعَ ہے یعنے وہ حضرت وصل کرتے تھے صوم ہفتہ مین اور بنا برین ایک
اور فرد صوم وصال کے ہوگی ہرچند اسے کسی علمانی بہی ذکر نہین کیا اور تفسیر اول اشہر ہے
اور اجتناب کل افراد مذکورہ سے احوط بلکہ اظہر ہے ہرچند کہ شق اخیر متعذر الوقوع بلکہ متعذر ہے
ساتوین روزہ سنت زن بی اذن شوہر علی الاحوط بلکہ علی الاظہر آٹھوین روزہ سنت غلام
بدون اذن مالک نوین روزہ فرزند بدون اذن پدر خصوصاً باوجود منع کے گیارہوین
صوم مہمان باوجود منع میزبان بنابر قول بعض علما اور دو رنہین کہ یہ قسم مکروہ ہو بارہوین
روزہ واجب جب کہ موجب ضرر ہو بلکہ ہرچند مرض بالفعل موجود نہو لیکن اوسکا خوف ہو تو بہی
ترک صوم واجب ہے پس جب یقین یا ظن غالب ضرر حاصل ہو تو البتہ ترک صوم کرے اور آیا
شک متساوی الطرفین بہی موجب ترک صوم ہے یا نہین تحفۃ العوام مین اعتبار شک نہین کیا
اور کلام صاحب جواہر الکلام سے ثابت ہوتا ہے کہ شک بہی موجب ترک صوم ہوگا اور یہ قول
خالی رجحان سے نہین لیکن احوط یہ ہے کہ صورت شک مین روزہ رکہے یہان تک کہ حال ضرر
اور عدم ضرر ظاہر و منکشف ہو بعد ازان اوس روزہ کی کہ جو حالت شک مین رکہا ہے قضا کرے

اور وہم پر قطعاً اعتماد نہین ہو سکتا اور مقدار ضرر شرع مین متعین نہین البتہ ضرر غیر معتمد پر اعتنا
نکرنا چاہیے اور مدار تضرر نفس صائم پر ہے فَاِنَّ الْاِنْسَانَ عَلٰی نَفْسِہٖ بَصِیْرَۃٌ وَّلَوْ اَلْقٰی
مَعَاذِیْرَہٗ تیسرے یہ ہین روزہ ایسے سفر مین لیکن صوم ماہ مبارک رمضان پس حرام ہونا اوسکا
سفر مین اجماعی ہے اور ثابت بنص قرآن مجید سے ہے اور حرمت صوم نذر وغیرہ پس مشہور بین
العلماء ہے اور دور نہین کہ تحریم مطلق صوم واجب راجح ہو مگر چند مقام ہین کہ جو اس حکم سے
مستثنے ہین اول روزہ بدل ہدی و بدنہ اوس شخص کے لئے کہ روز عرفہ عرفات سے قبل غروب آفتاب
باہر جاوے ۲ روزہ نذر مقید بسفر بنا بر روایت علی بن مہزیار اور ہر چند کہ سند مین اس روایت کے
اضمار ہے اور منحاز واقع ہوا ہے لیکن عمل اصحاب موید اوس حدیث کے ہے ۳
روزہ اوس شخص کا کہ سفر اوسکا حکم حضر مین ہو مثل ملاح و مکاری وغیرہ کے جو اکثر کہ کثیر السفر اور خانہ
بدوش ہون ۴ روزہ اوس شخص کا کہ جو سفر حرام مین ہو پس بنا برینکہ باجماع ثابت ہے کہ وہ بھی ترک
صوم نکرے اور نہ نماز مین قصر کرے بلکہ تمام نماز پڑھے اور روزہ بھی رکھے اور بعض روایات سے
ثابت ہوتا ہے کہ یہی حکم ہے اوس شخص کا کہ بلہو و لعب مثل شکار وغیرہ کے سفر کرے ۵ روزہ اوس شخص کا ہے
کہ سفر مسافت شرعی تک نکرے باب دوسرا شروط وجوب صوم و وجوب قضا صوم مین ہے
شرط پہلی بلوغ ہے پس صوم و قضا صوم طفل نابالغ پر واجب نہوگے اگرچہ وہ طاقت صوم رکھتا ہو
لیکن مستحب ہے کہ سن نہ سالگی سے بلکہ ہفت سالگی سے ولی حکم کرے اطفال کو روزہ رکھنے کا جسقدر کہ
اونسے ممکن ہو سکے مثلاً نصف روز تک یا زیادہ یا کہ ترک اکل و شرب کرین بعد ازان جب غلبہ
تشنگی و گرسنگی ہو تو افطار کرین اور بعض علما کے کلام سے مستفاد ہوتا ہے کہ سن ہفت سالگی مین قرہ کا حکم

کری اور سن نہ سالگی مین اطفال پر سختی کری اور یہ مضمون بعینہ کسی حدیث مین مذکور نہین
اور اگر مدار طاقت پر رکہا جاوی تو اور یہ کہین کہ جس سن مین متحمل صوم ہون خواہ سات برس مین یا
نو برس مین تو اوس سن مین امر نہین حکم روزہ کا کیا جاوے تو بعید نہین چنانچہ بعض علمانی اسی طرح سے
جمع کیا ہے اخبار مختلفہ مین بہر کیف لڑکونکو روزہ مین نیت استحباب چاہئے اور اگر کسی لڑکے کو شک ہو
اپنی بلوغ و عدم بلوغ مین تو ظاہر روزہ رکہنا اوسپر واجب نہین جب تک کہ بلوغ ثابت نہو اور اگر
نابالغ اثنائی روزہ مین بالغ ہو تو اوسدن کا روزہ رکہنا اوسکے ذمہ پر واجب نہوگا البتہ مستحب ہے
کہ جس وقت سے بالغ ہو آخر روز تک ترک اکل و شرب وغیرہ کرے ہر چند کہ قبل بلوغ کچہ تناول
کرچکا ہو اور بعض علما کی کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر قبل سے منافی کا استعمال نہوا ہو تو تجدید نیت
کری اور بقیہ روز مین وجوبا یا احتیاطا اسے اجتناب کری اور یہ قول ہر چند ثابت نہین کیا جاتا ہے
شرط دوسری عقل ہے اور یہ شرط وجوب و صحت صوم دونون مین معتبر ہے پس صوم مجنون کا کچہ بنا
نہین اور نہ ولی حکم کرنا چاہئے روزہ رکہنے کا جیسا کہ طفل کو چاہئے تہا اور اسیطرح بیہوش و مغمی علیہ کا روزہ
صحیح نہین اور نہ اوسپر قضا اون روزونکی کہ جو حالت جنون یا اغما مین ترک ہوا ہو لازم ہے اور بعض
روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ قضا اوس روزہ کی چاہئے لیکن وہ سنداً و دلالۃً محل بحث و کلام ہے
بہ خلاف اون حدیثونکی کہ جو دلالت عدم قضا پر کرتے ہین اس لئے کہ وہ اکثر و اشہر و معاضد باجماع ہین
پس لابد کہ وہ روایتین کہ جو دلالت قضا پر کرتی ہین ماول ہون اور اسی وجہ سے بعض علما نے
اونہین استحباب پر محمول کیا ہی البتہ قضا اون روزونکی کہ حالت جنون یا اغما مین فوت ہوی ہون
خالی احتیاط سی نہین اور پوشیدہ نہ رہی کہ مثلاً جنون یا اغما ہونا عام ہی اس سے کہ قبل اوسکے نیت صوم کرلی ہو

یا نکی ہو لیکن کلام بعض قدما علما سے مثل شیخین و سلار کے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر اسکے لیے نیت صوم کی ہو
بعد اوسکی عروض جنون یا اغما ہو تو روزہ اوسکا صحیح ہوگا او جیسا کہ سونا اثنای روزہ مین مفطر نہین
اوسیطرح عروض اغما و جنون بہی مفطر و مضر نہوگا اور دور نہین کہ قول اول اظہر ہو اور قیاس جنون و
اغما کا نوم پر از قبیل قیاس مع الفارق ہے اور منہدم الاساس ہے پس اگر آخر روز تک جنون یا بیہوشی
طاری ہو تو روزہ اوس روز کا علی الاحوط بلکہ علی الاظہر باطل ہوگا اور اگر کوئی مجنون یا بیہوش
اثنای روز مین افاقہ پائی تو اوس پر روزہ اوس دن کا واجب نہوگا البتہ مستحب ہے کہ بقیہ روز مین مفطرات سے
استحبابا اجتناب و احتراز کرے اور اگر مکلف خود باعث اپنی بیہوشی کا ہو مثل اسکی کہ استعمال مسکر کری
اور بسبب اوسکے بیہوش ہو جاے تو البتہ قضا اوس روزے کے بلکہ کفارہ علی الاحوط بلکہ علی الاظہر واجب و لازم ہے
اور نوم مفطر صوم اجماعا نہین بلکہ احادیث معتبرہ دلالت کرتے ہین استحباب نوم پر صوم مین
چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ماثور ہے کہ سونا روزہ دار کا بمنزلہ عبادت ہے اور سانس لینا
اوسکا بجاے تسبیح ہی البتہ چاہئی کہ یا اسکو قبل خواب نیت کی ہو یا قبل از زوال بیدار ہو کے نیت کر لے اور
اگر قبل زوال بیدار ہوا اور سبب سے نیت نکی ہو تو قضا اوس روزہ کی اوسکی ذمہ پر لازم ہوگی بلکہ اگر
عمدا نیت مین تفریط کی ہو تو بعید نہین کہ کفارہ بھی ذمہ پر اوسکی عاید ہو شرط تیسری اسلام ہے اور وہ شرط
صحت صوم ہے نہ شرط وجوب اسلیے کہ روزہ و نماز وغیرہ بہی کافر پر مثل اعتراف اصول دین کی واجب ہین
گو حال کفر مین اوس سے صحیح نہون اور جسطرح کہ وہ ترک وغیرہ پر معاقب و معذب ہوتا ہے اسیطرح
ترک صوم و صلوہ پر بہی معذب ہوگا البتہ بکتا اسلام سے وجوب اوسکا اور جو عذاب و عقاب کہ ترک پر
اوسکی مترتب ہوتا تھا تو مسلم سے ساقط ہو جاتا ہے اور اگر کافر اثنای روز مین مسلمان ہو تو روزہ اوس دن کا

اوسکی ذمہ پر واجب نہین اور نہ قضا اوسکی لازم ہے البتہ بقیہ روز مین استحباباً ترک مفطرات کرے
خواہ قبل زوال مسلمان ہوا ہو یا بعد زوال مگر کلام شیخ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر قبل زوال مسلمان ہو
تو تجدید نیت کرے اور بقیہ روز مین وجوباً روزہ رکھے اور یہ قول ثابت نہین اور اصلح جو روزے
کہ زمانہ کفر مین فوت ہوئے ہین ظاہرا اونکی بھی قضا ذمہ پر اوسکے واجب نہین البتہ جو روزے زمان
ارتداد مین فوت ہوئے ہون اونکی قضا علی الاحوط بلکہ علی الاظہر لازم ہوگی اور اگر اثنای روز مین
مرتد ہو جائے تو روزہ اوسکا باطل ہے گو کہ پھر قبل افطار قبول اسلام کرے شرط چوتھی عدم سفر ہے
اور وہ شرط صحت روزہ واجب ہے نہ مطلق صوم لیکن چاہیے کہ وہ سفر موجب افطار شرعاً ہو وگرنہ بحسب
حکم حضر مین ہوگا اور ظاہر تخصیص صوم ماہ مبارک رمضان نہین ہے بلکہ مطلق صوم واجب سفر مین
صحیح نہین ہوتا مگر نذر مشروط بالسفر جیسا کہ سابق مین مذکور ہے اور اگر اتفاقاً سفر مین روزہ رکھے
تو وہ کافی نہوگا بلکہ پھر اوس روزہ کی قضا اوسکے ذمہ پر عاید ہوگی البتہ تین روزہ بدل ہدی تمتع
اوس شخص کے لئے کہ جو عاجز ہدی سے ہو اور اٹھارہ روزہ عوض مین بدنہ کی اور بدنہ اوس شتر کو کہتے ہین
کہ جو کفارہ مین واجب ہو اوس امر کی کہ کوئی شخص قبل غروب آفتاب روز عرفہ عرفات سے چلا جائے
اور یہ روزے واجب ہوتے ہین کہ قادر بدنہ پر نہو پس یہ اقسام صوم واجب سفر مین صحیح ہین لیکن روزہ
مستحب پس اوسمین اختلاف ہے بعض علما اوسے سفر مین مکروہ جانتے ہین اور بعض کے نزدیک
حرام ہے اور احتیاط اجتناب ہے مگر وہ تین روزے کہ جو واسطے برآنے کسی حاجت کے مدینہ منورہ مین رکھے
جائین جیسا کہ سابق مین مذکور ہوا پس اگر کوئی شخص سفر مین روزہ رکھے تو روزہ اوسکا باطل ہے اور قضا
ذمہ پر اوسکی عائد ہوتی ہے مگر یہ کہ جاہل مسئلہ ہو اور یہ نہ جانتا ہو کہ سفر مین قصر واجب ہے پس البتہ معذور ہے

اور روزہ اوسکا صحیح ہے اور اگر مسافر قبل زوال کے پہنچے وطن مین پہونچی اور افطار نکیا ہو تو تجدید نیت
کرے اور روزہ رکھی البتہ اگر کچہ تناول کر چکاہی تو روزہ بہ نیت وجوب نرکھی گا لیکن بقیہ روز مین
بہ نیت استحباب اجتناب مفطرات سے کریگا اوسیطرح اگر بعد زوال پہونچی اور ان دونو خیر کے
صورتو مین قضا اوس روزہ کی بہی ذمہ پر اوسکے واجب ہوگی اور پوشیدہ نرہی کہ مطلق سفر موجب افطار
صوم و قصر نماز نہین بلکہ اوسمین مراعات چند امرونکی ضرور ہے اول یہ کہ مقصود مسافت
شرعی یعنی آٹھہ فرسخ کا یا اوس سے زیادہ طے کرنا ہو اور اگر مقصود یہ ہو کہ فقط
چار فرسخ تک جای لیکن پہر وہان سے اوسی راستہ عود کرنا بہی ملحوظ ہو تو بہی قصر کرنا ظاہرا واجب ہوگا اوس
قصر مین فقہا بہی تشرط مانتے ہین کہ آٹھہ فرسخ طی کری بلکہ یہ بہی لازم ہے کہ پہلے سے آٹھہ فرسخ طی کرنے کا
عزم رکھتا ہو پس اگر شاہ ملی چار فرسخ جانے کا قصد ہو اور وہان پہونچکر دو فرسخ یا چار فرسخ اور طی کرے
تو قصر لازم نہو گا اور اسیطرح اگر کچہ قصد نہو اور بدون قصد راہ طی کرجاوے تا اینکہ مسافت شرعی ہے
تمام ہو تو بہی قصر اوسکی ذمہ پر عاید نہوگا دوسری یہ کہ وہ سفر مباح ہو اور مقصود اوس سے لہو و لعب
مثل سیر و شکار کے اور اگر صید و شکار سے مقصود تجارت یا کوئی ضرورت شرعی اوسکی جانب داعی ہو
تو البتہ افطار صوم کری تیسری مراعات حد ترخص شرط قصر صوم ہے بس جسوقت سی کہ اذان شہر
یا شہر پناہ اور عمارت شہر محسوس نہو جب سے قصر روزہ کری اور جس شہر مین کہ شہر پناہ بہی ہو اور اذان بہی
کہی جاتی ہو تو اوسمین احوط یہ ہے کہ اکتفا احد الامرین پر نکری بلکہ جس وقت تمام ہو سے شہر پناہ بہی محسوس ہو
اور آواز اذان کا بہی گوش زد ہونا موقوف ہو جاے جب سے قصر و افطار کری او قبل اوسکے نکری اور اسیطرح
جب سفر سی معاودت کری تو بعد مشاہدہ شہر پناہ یا سننے آواز اذان کے اتمام کری جو سمجھے

یہ کہ مسافر کثیر السفر ہنوے مثل محرر النشینوں کی اور ملاحونکے اور اون تاجرونکے کہ تجارت کی لیے ہر شہر و دیار
بہ دیار پہرا کرتی ہین اوراسیطرح جو لوگ خانہ بدوش ہون اور اپنی شہر مین دس روز تک مقام نکرتی
ہون اونپر روزہ رکہنا واجب ہوگا گو سفر مین ہون التنبیہ اگر کوئی کثیر السفر کسی شہر مین خصوصًا اپنی شہر
مین دس روز تک مقیم رہے اور پہر سفر کرے تو اوس سفر مین قصر و افطار اوسپر ہے لازم ہوگا پانچوین
یہ کہ اثنای مسافت شرعی مین اگر کوئی اوسکا مکان ہو کہ اوس مکان مین اوسنی چہ مہینی تک بود و
باش کیے ہو تو بہی قصر نکریگا اور اسیطرح اگر اثنای راہ مین نیت اقامت عشرہ کی کرلی اور اگر راہ مین
نکوئی منزل مملوک ہو کہ اوسمین چہ مہینی تک سکونت کر چکا ہو اور نہ نیت دس دن مقام کرنیکی ہو
تو البتہ قصر کری اور اگر مسافت شرعی کی بعد نیت اقامت عشرہ کی کری یا وہان پر کوئی مکان
اوسکا مملوک ہو کہ اوسمین سکونت مقدار مذکور تک کر چکا ہو تو اثنای راہ مین البتہ افطار کری لیکن
جب اوس مقام پر پہونچی تو اتمام کری اور اگر اقامت وسفر مین متردد ہو اور یہ نہ معلوم ہو کہ دس روز تک
رہنا ہوگا یا نہین تو اوسے ہے قصر و افطار کرنا چاہیے تا اینکہ تیس روز تمام ہون اور وہ اگر بعد تیس
روز گذرنی کے بہی تردد دفع نہو تو پہر البتہ اتمام لازم ہوگا اور پوشیدہ نرہے کہ جسطرح مسافر کو چار
مقامونمین یعنے مکہ اور مدینہ اور جامع کوفہ اور حایر مین قصر و اتمام نماز مین اختیار ہے اوسیطرح افطار
وعدم افطار مین تخییر ثابت نہین واللہ اعلم خلاصہ یہ کہ اکثر شرائط قصر صلوٰۃ وصوم متحد ہین چنانچہ
اجمالًا اونکی جانب اشارہ کیا گیا اور تفصیل اونکی مباحث صلوٰۃ مین مذکور ہوتی ہے اور قصر صوم مین
یہ ایک شرط اور بعض علمانے زیادہ فرمائی کہ شب سے نیت سفر ہو اور اس مقام مین بڑا اختلاف ہے
اور اقوال علما اور احادیث ماثورہ نہایت مختلف ہین کہ جمع دینا اونکی اور ترجیح دینا بعض کا بعض پر

نہایت متعسر ہے چنانچہ تفصیل اوسکی شرح زبدہ مین ذکر کی ہے اور دو رہنین کہ اگر قبل زوال سفر
کرے تو قصر کرنا اظہر ہو خواہ شب سے نیت کیے ہو یا نکی ہو اور احوط یہ ہے کہ بعد زوال اگر سفر ہو بدون نیت
تو امساک بھی کرے اور قضا اوس روزہ کی بھی رکھے بلکہ خواہ نیت شب سے کی ہو یا نکی ہو اور سفر قبل
زوال ہو یا بعد زوال امساک بھی کرے اور پھر قضاے صوم بھی کرے اور حتی الامکان شبکو نیت کرنا
اور قبل زوال سفر کرنیکو ترک نکرے واللہ اعلم بحقیقۃ الاحکام **شرط پانچوین** صحت
بدن ہے پس روزہ صحیح نہوگا اوس مریض کا کہ روزہ رکھنے مین اوسکے مضر ہو اور بنای ضرر نفس مریض پر ہے
اور قول طبیب حاذق و عارف پر اور ضابطہ اوسمین ظن حصول ضرر ہے جیسا کہ سابق مین گذرا ہے
اور مریض پر بعد صحت قضاے صوم واجب ہے اور اگر مریض قبل زوال آفتاب مرض سے نجات پاوے
گو روزہ رکھنے کی طاقت اوسے حاصل ہو اور کوئی مفطر استعمال مین نہ لایا ہو تو چاہیے کہ نیت صوم کرے
اور بقیہ روز مین روزہ رکھے وجوباً اگر قبل زوال مرض استعمال مفطر کر چکا ہو یا بعد زوال آفتاب
زوال مرض ہو ہر چند مفطر کا استعمال نکیا ہو تو اون دونون صورتون مین بقیہ روز مین اجتناب مفطرات سے
مستحب ہے اور قضا اوس روزہ کی ذمہ پر اوسکے واجب ہے **شرط چھٹی** طہارت حیض و نفاس سے ہے
اور صحت صوم مین اداءً و قضاءً یہ شرط معتبر ہے پس زن حائض و نفسا کو روزہ رکھنا صحیح نہین اگرچہ
ایک لحظہ بھی قبل غروب مشاہدہ خون کرے اور اسیطرح اگر بعد طلوع صبح زمانہ قلیل تک حائض یا نفسا
باقی رہے ہر چند بعد موقوف ہو جاے البتہ اگر بعد طلوع صبح صادق پاک ہو تو ترک مفطرات بقیہ روز مین
مستحب ہے لیکن یہ مجزی قضاے صوم سے نہوگا بلکہ قضا اوسکے ذمہ پر اوسکے واجب ہوگی اور زن حائض
و نفسا پر قضا روزہ واجب ہے نہ قضاے نماز اور اگر عورت خون حیض یا نفاس سے شب کو پاک ہو اور غسل کرے

تو روزہ اوس روز کا اوسپر واجب ہوگا بلکہ اگر گنجایش غسل قبل طلوع صبح پائی اور پہر باوجود اوسکے روزہ نرکہی تو ظاہر قضا و کفارہ دونون اوسکی ذمہ پر واجب ہونگی اور زن مستحاضہ اگر اغسال واجبہ کو بجالائے اور روزہ رکہی تو روزہ اوسکا صحیح ہی اور اگر اغسال واجبہ نہ بجالای تو روزہ اوسکا باطل ہوگا اور قضا اوس روزہ کی ذمہ پر اوسکے عاید ہوگے شرط ساتوین طہارت حدث جنابت سے ہی پس اگر جنب عمدًا اور اختیارًا شب کو ترک غسل کرے تا اینکہ صبح صادق طالع ہو تو روزہ اوسکا باطل ہوگا اور قضا اور کفارہ ذمہ پر اوسکی عائد ہوگا اور پوشیدہ نرہی کہ اکثر احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عمدًا بقا علی الجنابت خاص ماہ مبارک رمضان مین موجب قضا و کفارہ ہی البتہ صحیحہ ابن سنان سے قضاء ماہ صیام کا بہی حکم معلوم ہوتا ہے اور اقسام صوم مین یہ شرط ثابت نہین پس بنابرین اگر کوئی شخص عمدًا تمام شب غسل نکرے اور روزہ نذر یا سنتی رکہے تو وہ روزہ صحیح ہوگا لیکن بہتر و احوط یہ ہے کہ مطلق صوم واجب مین عمدًا شبکو ترک غسل نکرے اور اگر اتفاقًا ایسا سرزد ہو تو اگر روزہ قضای موسع ہو تو اوس دن روزہ نرکہی بلکہ اور دن رکہے اور یہی حکم نذر غیر معین ہے وگرنہ اوس روز بہی روزہ رکہی اور عوض مین اوسکے اور دن بہی روزہ رکہی البتہ روزہ سنتی مین اگر عمدًا شبکو ترک غسل کرے تو ظاہر اکچہ مضائقہ نہین اور روزہ اوسکا صحیح ہوگا اور اگر غسل سے عاجز ہو تو بدل غسل تیمم کرے اور اول جزو طلوع صبح مین متیمم ہو پس اگر تیمم کرکی سو جائے اور کوئی حدث اوس سے سرزد ہو تو روزہ اوسکا باطل ہوگا مگر یہ کہ باوجود تحفظ ایسا نیند کا غلبہ ہو کہ بی اختیار سو جائے کہ ظاہرا اوسمین روزہ اوسکا صحیح ہے اور اگر بعد طلوع صبح سو جائے اور کوئی حدث مبطل تیمم اوس سے سرزد ہو تو ظاہرا روزہ اوسکا صحیح ہوگا اور احتیاج قضا و کفارہ نہوگی اور اسیطرح اگر بعد طلوع صبح بیدار ہو اور اپنے تئین جنب پائے تو روزہ اوسکا صحیح ہی

اور اگر دنکو سونے مین اوسے احتلام ہو یا بلا قصد کے انزال ہو تو بھی روزہ اوسکا باطل نہوگا بلکہ
دنکو بقاء علی الجنابت اور تاخیر غسل مین جائز ہے اور مفطر صوم نہین اور اگر شبکو بیدار ہو اور
حصول جنابت سے مطلع ہو پھر باوجود اسکے سو جاے لیکن نیت غسل رکھتا ہو اور یہ جانتا ہو کہ قبل
طلوع صبح بیدار ہوگا تو ظاہر روزہ اوسکا صحیح ہے اور اگر عازم ترک غسل کا عمدًا ہو یا یہ معلوم ہو کہ قبل
طلوع صبح بیدار نہوگا اور باوجود اسکے غسل نکری تو ظاہرا قضا و کفارہ دونو اوسکی ذمہ پر عائد ہونگی
اور اگر ذہول ہو نیت غسل سے تو قضا کرنا احوط ہے اور اگر متردد ہو غسل مین اور اوسکی ترک مین
تو بھی ظاہرا قضا و کفارہ احوط ہوگا بلکہ دور نہین کہ اس شق اخیر مین قضا و کفارہ اظہر ہون اور اگر
ایک مرتبہ بیدار ہوا اور جنابت پر مطلع ہوکی سو رہی اور پھر بیدار ہوا اور دوبارا سوی تو بھی قضا بلکہ
کفارہ بھی احوط ہے ہر چند عازم غسل ہو اور گمان بیداریکا قبل طلوع صبح رکھتا ہو اور اگر عزم ترک
غسل ہو یا گمان غالب عدم بیداری ہو تو دور نہین کہ لزوم قضا و کفارہ اظہر ہو بلکہ اسصورتمین بعید نہین
کہ سونا حرام ہو اور اگر تیسری بار نوبت سونیکی پہونچے تو مشہور لزوم قضا و کفارہ ہے ہر چند قصد
غسل ہو اور گمان بیداری کا بھی قبل طلوع صبح کی حاصل ہو اور بعض علما اسصورتمین بھی کفارہ کو
لازم نہین جانتی اور جزم لزوم قضا و کفارہ پر باوجود عزم غسل و ظن انتباہ قبل طلوع کی مشکل ہے اور
قول مشہور احوط ہے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور وجوب قضا صوم مین بھی بلوغ شرط ہے جیسا کہ وجوب
صوم مین گذرا اور عقل بھی معتبر ہے پس نابالغ اور مجنون اور بیہوش اور مغمی علیہ پر قضا واجب
نہوگی اور منجملہ شرائط قضا عدم کفر اصلی ہے پس جو روزہ کہ حالت کفر مین ترک ہوئی ہونگی قضا اوسکی
واجب نہوگی البتہ مرتد پر قضا اون روزونکی جو حالت ارتداد مین فوت ہوئی ہین واجب ہے بطوریکہ پہلے

ما واجب ہوتی ہے حائض و نفسا پر بعد زوال عذر کے باب تیسرا بیان نیت مین سے ہے

نیت عبارت اوس قصد و ارادہ سے ہے کہ جو باعث صدور فعل ہو اور تلفظ زبانی اور اخطار بالبال کو

نیت مین کچہ دخل نہین اور نیت شرط صوم ہے اور بدون نیت روزہ صحیح نہین ہوتا خواہ واجب ہو

یا نفلی معین ہو یا غیر معین اور نیت روزہ ماہ مبارک رمضان مین فقط نیت وجوب قربت کافی ہے

مع پر کہ کل ہون رکہتا ہون واجب قربۃً الی اللہ بلکہ دو نہین کہ فقط نیت قربت کافی ہو اور غیر ماہ

ما نہین بعض علمانی فرمایا ہے کہ واجب ہے تعیین اسکے کہ یہ کونسا روزہ ہے قضا ہی یا نذر ہے یا کفارہ ہے

یا واجب ہے اور ظاہر اجب فرد مین التباس و اشتباہ کو دخل نہو مثل نذر معین یا قضا مضیق کے

مین کچہ تعیین کی ضرورت نہین اور فقط نیت قربت کافی ہی اور وقت نیت ماہ صیام اور نذر

معین اول شب سے طلوع صبح تک ممتد رہتا ہے اگر عمداً نیت نا ہی تا اینکہ صبح طالع ہو تو روزہ اوسکا

باطل ہے اور اگر شبکو نیت سہو کری یا رویت ثابت نہوا و قبل زوال یاد آئی یا معلوم ہوا کہ یہ روزہ

رمضان ہی اور رویت ہلال ثابت ہو جاوے اور کسی مفطر کا استعمال نکیا ہو تو تجدید نیت کرے

روزہ رکہے ظاہراً حاجت قضا نہین اور اگر مفطر استعمال مین لایا ہو یا بعد زوال یاد آئے یا اوس دن کا

صیام سی ہونا بعد زوال ثابت ہو تو وہ روزہ صحیح نہ ہوگا اور قضا اوسکے ذمہ پر اوسکی واجب ہے اور روزہ

غیر معین مین مثل روزہ قضای موسع اور نذر مطلق کے وقت نیت اول شب سے تا زوال ہے اور ابن جنید

علیہ الرحمہ نی بعد زوال سے بھی تجویز کیا ہی اور احوط یہ ہی کہ حتی الوسع نیت مین زوال سے تاخیر نکرے

اور اگر اتفاقاً ایسا واقع ہو تو پہر اوسی روزہ پر اکتفا نکرین بلکہ اور دن بہی روزہ رکہین اور اوس روز بہی

افطار نکرین البتہ روزہ سنتی مین بعد عصر اور آخر روز تک بہی نیت ہو سکتی ہے علی الاظہر اور ہر روز کی نیت جدا

کرنا چاہیے مگر ماہ مبارک رمضان مین البتہ دو نہین کہ ایک نیت اول ماہ مین کافی ہو ہر چند کہ بہتر ہے
کہ اکتفا ایک نیت پر اول ماہ مین نکرے اور ہر روزہ مین تجدید نیت کرے اور جائز نہین روزہ یوم الشک
اس نیت سے کہ یہ روزہ ماہ مبارک رمضان ہی ہو بلکہ اگر کوئی شخص روزہ اس نیت سے رکہے تو وہ باطل ہے اگرچہ
ظاہر ہو کہ وہ روز ماہ صیام سے تہا بلکہ قضا اوسکی ذمہ پر اوس شخص کے عاید ہوگی البتہ نیت سنتی سے
روزہ یوم الشک کو رکہہ سکتا ہے اور اگر رویت ثابت ہو تو وہی روزہ سنتی صوم واجب سے کافی ہو جاے گا
علی الاظہر اور اگر یوم الشک قبل زوال رویت ثابت ہو اور کسی مفطر کا استعمال کیا ہو تو تجدید نیت کرے
اور روزہ رکہے بہ نیت وجوب اور قضا اوسکی ذمہ پر اوسکی عاید نہوگی اور اگر بعد زوال معلوم ہو تو باقی
روز مین ترک مفطرات کرنا مستحب ہے البتہ قضا اوس روزکی ذمہ پر عاید ہوگی اور اگر روزہ سنتی رکہا ہو اور قبل زوال
رویت ثابت ہو تو نیت وجوب کرے اور بعض علمانے فرمایا ہے کہ اگر بعد زوال ہو تب بہی تجدید نیت
کر سکتا ہے اور اول اشہر و احوط ہے اور اگر یوم الشک اور کوئی روزہ واجب مثل روزہ قضا یا نذر کے
تو وہ روزہ صحیح ہو گا بلکہ بنا بر قول بعض علما وہ روزہ ماہ صیام کے روزون مین محسوب ہو گا البتہ اوس
روزے کی عوض ایک اور روزہ رکہنا بعد ماہ صیام لازم ہو گا بلکہ صاحب مدارک نے اس قول پر اجماع
نقل کیا ہے اور یہ ما قوت سے نہین ہر چند کہ اول احوط ہے اور حکم نیت کا آخر روز تک باقی رکہنا
واجب ہے یعنی کوئی نیت منافی نیت اول نکرے **باب چوتہا بیان احکام افطار و مفطرات مین** ہے
پوشیدہ نرہے کہ اکثر علمانے مفطرات کی دو قسمین کی ہین ایک وہ کہ موجب قضا و کفارہ ہوتی ہین
دوسرے وہ کہ جو موجب فقط قضا کے ہوتی ہین اور لزوم قضا و کفارہ یا روزہ ماہ صیام مین ہوتا ہے یا نذر معین
وغیرہ مین یا صوم اعتکاف مین جب وہ واجب ہو یا قضای ماہ رمضان مین اگر بعد زوال افطار کرے

اور ظاہرا اوسمین اختلاف نظر سے نہین گذرا مگر شق اخیر مین ابن ابی عقیل نے اختلاف کیا ہی اور قول
اونکا شاذ ہے اور تفصیل مفطرات یہ ہی قسم پہلی یعنی وہ چیزین کہ جو موجب قضا و کفارہ ہوتی ہیں
نزدیک بعض علما کے اور وہ کئی ہین ۱ کھانا اوس چیز کا کہ جو ماکولات عادیہ سے مثل روٹی وغیرہ کے ۲ پینا اوس
چیز کا کہ مشروبات معتادسی ہو مثل پانی وغیرہ کی اور مفطر ہونا ان دونو قسمونکا قطعی ہے جبکہ استعمال موضع
معتاد سے ہو اور اجماع محقق اور احادیث مستفیضہ بلکہ متواترہ سے ثابت ہے اور مدار معتاد و غیر معتاد
عرف اور کثرت استعمال پر ہے پس جس چیز کا شاذ و نادر استعمال ہو وہ معتاد نہین ہو سکتے اور بعید نہیں
کہ ایک شہر مین مستعمل ہونے سے داخل معتاد مین ہو جاے گو بہ نسبت اوس شہر کی ہی کہ جس مین اوسکا استعمال
نہوتا ہو مثل پان اور تنباکو کے اور احتمال ہے کہ بہ نسبت ہر قوم کی حکم جدا ہو اور بعض چیزین بہ نسبت
بعض کے معتاد قرار دین جاوین اور بہ نسبت بعض معتاد ہون اور بنابرین پان یا تنباکو بہ نسبت
اہل ہند کے معتاد ہو گا اور بہ نسبت عرب یا عجم کی معتاد نہ ہو گا اور اول احوط ہے پس اگر کوئی
شخص ویسی چیز استعمال کری کہ جو اوسکی شہر مین مشروبات یا ماکولات عادیہ مین داخل ہو لیکن یہ ثابت
نہو کہ کسی شہر مین یہ ماکولات و مشروبات عادیہ مین معدود ہے تو اوسے اپنی نسبت بھی احتیاطاً
معتاد قرار دی خلاصہ یہ کہ آم یا کیلا یا اسطرحکی چیزین کہ اہل ہند مین یا کسی اور شہر کی لوگونمین
خاص ماکول عادی ہون تو وہ بہ نسبت غیر اوس شہر کی بھی علی الاحوط بلکہ علی الاظہر مفطر ہون اور ذیل معتاد مین قرار دیے
جائین اور شرط استعمال مین اوسکے تعمد ہی پس اگر سہواً استعمال ہو تو مفطر صوم نہو گا اور اسیطرح اگر
بجبر استعمال کری ۳ ج استعمال کرنا غیر معتاد کا دہن سے اسطرح پر کہ وہ حلق تک پہونچی موجب قضا
و کفارہ علی الاظہر پس اگر کوئی شخص مٹی یا خاک یا راکھ یا پتے یا غبار یا دخان یا بخار خواہ غلیظ ہو یا لطیف عمداً

اور اختیاراً استعمال کری تو قضا و کفارہ اوسکی ذمہ پر عاید ہوگا ملکہ ظاہر ایہی حکم ہے اوس چیز کا کہ
اوسی علاج کے لئے جہت فم سے داخل جوف کری جیسا کہ بعض لوگ اخراج بلغم و رطوبت جوف کے لئے
پیٹ انگلتے ہین پس ہر چند کہ بعد نگلجانی کی پہر اوس کپڑی کا اخراج ہے کرلین اور جوف مین باقی نرہے
تو بہی قضا و کفارہ علی الاحوط ملکہ علی الاظہر عاید ہوگا ۞ استعمال معتاد و غیر فم سی مثل اوسکی پانی
ناک یا کان سے جوف مین پہونچا ی کہ اسکا ہی مفطر ہونا در نہین کہ علی الاحوط ملکہ علی الاظہر
ثابت ہو ۞ غیر معتاد کا پہونچانا جوف مین غیر جہت فم سے مثل اوسکے کہ دہوان یا غبار یا کوئی
اور چیز غیر معتاد کو مین ... یا اسے ... حلق مین پہونچائی تو قضا و کفارہ اوسکی ذمہ پر علی الاحوط
لازم ہوگا اور ظاہر ایہی حکم ہے اگر کوئی شخص اثنای صوم مین شکم پر چاکو لگائی اور وہ داخل جوف
یا پہیہ اوتیل کہ جسکا خاصہ یہ ہے کہ جب ایکطرف بدن سے لگایا جاتا ہے تو دوسری جانب سے خود خارج
ہوتا ہے شکم پر لگائین اور تجربہ معلوم کرین کہ باطن شکم مین خارج ہوا ہوگا تو قضا و کفارہ علی الاحوط
لازم ہوگا اور جو کچہ بقیہ غذا کا دانتون مین رہجاتا ہے مثل ریشون وغیرہ کے اگر کوئی شخص روزہ مین اوسے
نگلجای تو ظاہر قضا و کفارہ اوسکی ذمہ پر عاید ہوگا اور شیخ علیہ الرحمہ اسصورت مین قائل بطلان نہین
اور قول شیخ نہایت ضعیف ہی اور بنابر بعض علما کے قضا فقط لازم ہوگی اور کفارہ دینا ضرور نہین
اور یہی بہو جہ ہے اور اگر کہانا کہانی کے اثنا مین معلوم ہو کہ صبح طالع ہوی تو فوراً ترک غذا کرے
اور اگر بعد اطلاع کچہ تناول کریگا تو روزہ اوسکا باطل ہے اور قضا و کفارہ ذمہ پر اوسکی عائد ہوگا اور
اگر روزہ افطار کرے اور پہر یہ گمان کرے کہ مین روزہ سے نہین ہون کچہ کہائی یا کچہ پئے تو بنا بر قول
بعض علما کے جو باز مفطر کو استعمال کیا اوسیقدر کفارہ اوسکے ذمہ پر عائد ہوگا اور ظاہر یہ ہے

کہ مکرر استعمال کرنی سے مفطر کے قضا و کفارہ مکرر نہوگا البتہ اگر وطی مکرر واقع ہو تو کفارہ کا بھی مکرر کر دینا
احوط ہی اور اگر کوئی چیز ناک مین ڈالی اور حلق تک پہونچے تو بہی قضا و کفارہ علی الاحوط لازم ہوگا و
انزال کرنا روزہ مین وطی فی القبل سے ہو یا وطی فی الدبر سے اور وطی انسان سے ہو یا وطی حیوان سے ہو
یا استمنا سے جماع قبل نہین گو انزال نہو صحیح وطی دبر نہین ہر چند انزال نہو ط دخول سر ذکر سے ہر چند
انزال نہو ہی وطی حیوانات علی الاحوط اور اس شق اخیر مین سقوط کفارہ ہے محتمل ہے کو
کہ قضا و کفارہ دونو کری اور یہ جب ہے کہ جب انزال نہ ہو ورنہ درصورت انزال ظاہر قضا و کفارہ
دونو لازم ہونگے جیسا کہ سابق مین گذرا اور پوشیدہ نہ رہے کہ حکم فاعل اور مفعول متحد ہے خواہ مفعول عورت
یا مرد اور یہی حکم ہے کہ اگر جماع کری باوجودیکہ یہ جانتا ہو کہ اسقدر شب نہین باقی کہ قبل طلوع فجر غسل سے فارغ
ہو جاوے گا اور اگر گمان ہو کہ شب باقی ہی اور یہ سمجھ کے مشغول جماع ہوا اور بعد اوسکی ظاہر ہو کہ گمان
اوسکا غلط ہے پس اگر تفحص کر چکا تھا اور آثار سے معلوم ہوا تھا کہ اسقدر شب باقی ہی کہ جماع و غسل کے
گنجایش قبل طلوع صبح سکے ہو جاویگی تو روزہ اوسکا صحیح ہی اور قضا و کفارہ ذمہ پر اوسکے عائد نہوگا
اور اگر ملاحظہ وقت مین تقصیر و کمی سے کی ہو تو قضا اوسپر عائد ہوگی بلکہ کفارہ بہی علی الاحوط اور اسیطرح
قضا و کفارہ لازم ہے اگر طلوع صبح ہوا اور وہ جماع مین مشغول رہے اور ترک جماع نکری باوجودیکہ
گمان بقاء شب اوسے حاصل ہو لیکن بملاحظہ وقت مین تفریط سے کی ہو پس قضا و کفارہ بہی علی الاحوط
لازم ہوگا اور اگر لحاظ و مراعات وقت کر چکا ہو اور گمان بقاء شب کا رکہتا ہو تو قضا و کفارہ کچہ اوسکے
ذمہ پر عائد نہ ہوگا اور اگر عورت رضا و رغبت سے اطاعت مرد کرے اور ونکو یا جو کچہ کہ قائم مقام
اوسکی ہو مرد سے تر دیکے کری تو اوس عورت کا بہی روزہ باطل ہے اور ہر ایک پر قضا و کفارہ عائد ہوگا بلکہ ہر ایک

انہیں بہی مستحق تعزیر ہوگا اور پچیس کوڑے لگائے جائینگے اور اگر مرد بجبر جماع کرے تو ظاہر روزہ زن صحیح ہے
اور قضا ذمہ زن پر عائد نہوگی البتہ مرد اپنے روزہ کی قضا کرے اور کفارہ بہی دے بلکہ کفارہ زن بہی
اوسکے ذمہ پر عائد ہوگا اور تعزیر مین پچاس کوڑے نصف حد زنا اوسپر لگائے جائینگے اور اگر زن اجنبیہ
سے بجبر نزدیکی کرے تو بہی تحمل اوسکے کفارہ کا واجب ہے یا استمنا بالید بعلاج عبث ہے اور پوشیدہ نرہے کہ مفطر استمناع الاہنیہ
[illegible] بدون انزال حرام ہے اور ایک روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر دست بازی اپنی عورت سے
کرے اور انزال ہو تو کفارہ اوسکے ذمہ پر عائد ہوگا لیکن بسبب ارسال سند روایت مین ضعف ہے
ہر چند کہ موید اوسکے اصل برات ہے وکیفما کان اگر عادت سے یا اور قرائن سے یہ معلوم ہو کہ استمنا سے انزال
ہو جائیگا اور پہر باوجود اسکے استمنا کرے اور انزال ہو تو قضا و کفارہ علی الاظہر عائد ہوگا ورنہ روزہ صحیح ہے
ہر چند کہ قضا و کفارہ مطلقا مستحب بلکہ احوط ہے [12] بسبب غبار کا پہونچانا حلق مین خواہ غبار ماکول ہو
مثل آٹا کے یا غیر ماکول مثل خاک اور غلیظ ہو یا غیر غلیظ اور یہی حکم ہے دخان و بخار کا علی الاظہر اور تفصیل
[illegible] مین لکہی ہے اور اگر بدون اختیار اوسکے [illegible] تو کچہ اوسپر
نہیں عائد ہوگا [13] جنب رہنا طلوع صبح صادق تک عمدا یا [14] سو رہنا جنب کا بدون نیت غسل صبح تک یا [15]
تیسری بار سونا جنب کا طلوع صبح تک گو نیت غسل ہی رکہتا ہو کہ مثلا بنیت غسل ارادہ کی سوئے پہر بیدار ہو
اور پہر سو رہے اور دوبارہ بیدار ہوا اور پہر سو رہے تیسری دفعہ تا اینکہ صبح طلوع کرے اور یہ تینون مسئلے سابق مین
مع فتوی کے مذکور ہوئے فقط

قسم دوسری بیان مین اون چیزونکی کہ بنا بر بعض علماء فقط موجب قضا ہین

اول دوسری مرتبہ سونا جنب کا بنیت غسل طلوع صبح تک باین طور کہ پہلی سوئے بعد اوسکے بیدار ہو پہر بنیت غسل کرنیکے
دوبارہ سو رہے تا اینکہ صبح طالع ہوا اگر پہلی ہی مرتبہ سو رہے تو کچہ اوسپر عائد نہوا اور تفصیل مسئلہ باقی نہین گذرے

مردی قی کرنا اگر عمداً ہو بلکہ دور نہیں کہ عمداً قی کرنا موجب کفارہ بھی ہو اور یہی مقتضائے احتیاط ہے
اور حرمت قی اجماعی ہے اور اگر بے اختیار قے آجائے تو روزہ باطل ہوگا تیسری انزال ہونا بسبب دیکھنے کے
نامحرم کو اور ظاہر یہ ہے کہ اگر عادت وغیرہ سے معلوم ہو کہ عورت کے دیکھنے سے انزال ہو جائیگا اور پھر باوجود اسکے عورت کو
دیکھے اور انزال ہو تو قضا و کفارہ دونوں اوسکے ذمہ پر عائد ہونگی ورنہ روزہ اوسکا صحیح ہے اور حاجت قضا کی بھی
نہیں چوتھی احتقان ہے وہ اون ہے کہ مائع اور روان ہوں بلکہ کفارہ بھی احوط ہے پانچوین پانیکا
حلق مین پہونچانا بطور یہ کہ کلی یا ناک مین پانی ڈالے اور وہ حلق تک پہونچے اور وضو نماز نہو یا دوا یا ازالہ
نجاست مقصود نہو بلکہ کفارہ بھی احوط ہے ہر چند کہ اگر تقصیر صائم کے جانب سے نہو اور تحفظ بخوبی حلق مین
پانی پہونچنے سے کیا ہو تو صرف قضا بہ تحمل ہے لیکن قضا کا مطلقاً ترک نکرنا احوط ہے اور روزہ دار کو
مبالغہ مضمضہ و استنشاق میں نہ چاہیے چھٹے عمداً شب کو ترک نیت کرنا اور ظاہر اگر کفارہ بھی آجاوے لازم ہو
تو بعید نہیں ساتوین ارتماس ہے اور مراد ارتماس سے یہی کہ تمام سر پانی مین داخل کرے ہر چند
اور بدن خارج پانی سے بھی ہو اور ارتماس مین بڑا اختلاف ہے بعض مکروہ سمجھتے ہین اور بعض حرام اور بعض فقط
موجب قضا جانتے ہین اور بعض موجب قضا و کفارہ اور دور نہیں کہ قول اخیر احوط بلکہ اظہر ہو واللہ اعلم
آٹھوین اتہام کرنا اور کسی امر واقعی کا نسبت کرنا از راہ دروغ جناب باری یا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ
یا ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کی جانب اور اس مسئلہ مین بھی اختلاف ہے لیکن لزوم قضا بلکہ کفارہ احوط بلکہ اظہر ہے
نوین کہانا یا پینا اور کسی مفطر کا استعمال مین لانا بعد طلوع صبح گمان بقائے شب سے بدون ملاحظہ وقت
باوجود اختیار رکھنے کے خواہ کسی نے اوسی خبر دی ہو بقائے شب کی یا یہ کہ مطلع کیا ہو عدم بقائے شب سے اور باوجود اسکے
اوسنے مخبر کو کاذب جانا کہ اعتماد اوسکی خبر پر نکیا ہو بہر طور قضا بلکہ کفارہ بھی علی الاحوط اوسکی ذمہ پر

عائد ہوگا خصوصاً جب کہ دو عادل اوسے خبر دین کہ صبح طالع ہوئے اور شب باقی نہین رہی اور وہ
اونکی کلام پر اعتماد نکرے اور مرتکب استعمال مفطر بخیال بقاء شب ہو سوین استعمال کرنا مفطر کا قبل
غروب بسبب تاریکی کے یا تقلید غیر کے بلکہ اس صورت مین مسئلہ اولی سے زیادہ دغدغہ ہے پس جہانتک ممکن
قضا و کفارہ کو ترک نکرین البتہ اکثر احادیث معتبرہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر ظن متآخم للیقین غروب کا
حاصل ہوا اور اوسپر اعتماد کرکے افطار کرے اور پہر خلاف اوسکے ظاہر ہو تو روزہ اوسکا صحیح ہے
اور یہ خالی قوت سے نہین مگر مہما امکن تحصیل علم و یقین کری اور اگر بقول ظن برکے پہر خلاف اوسکے
ظاہر ہو تو قضای صوم بجالائی بلکہ کفارہ بہے احوط ہے واللہ اعلم تتمہ مہمہ چوتہین یہ ہے
کہ بعض عمومات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قضا و کفارہ دونو لازم ہین فساد صوم کو یس جب کہ کسے
چیز سے افطار صوم ثابت ہو تو لازم کرنا فقط قضا کا بدون کفارہ کے مشکل ہے اس لئے کہ جسطرح
مناط لزوم قضا فساد صوم پر ہے اوسیطرح مدار لزوم کفارہ بہی فساد صوم پر ہے پس بعد ثبوت
افطار افساد صوم لازم ہونا ایک کا اونمین سے بدون دوسرے کی محل کلام ہے بالجملہ جب روزہ باطل ہوگا
تو قضا و کفارہ دونو علی الاحوط بلکہ علی الاظہر عائد ہونگے اور جس مقام مین حکم قضا کا احتیاطے ہوگا
اوس مقام پر حکم کفارہ بہے احتیاطاً کیا جائے گا البتہ اگر کسے مقام پر عدم فساد صوم راجح ہو
اور رفع الجملہ دغدغہ بطلان بہے پایا جائی تو ایسے مقام پر اگر فقط قضا عائد کرین اور بخیال نفی
عسر و حرج کفارہ ساقط کرین تو کچہ مضائقہ نہین او تفصیل اسکے شرح زبدہ مین مذکور ہے
واللہ اعلم اور کفارہ مکرر ہوتا ہے تکرار افساد سے دونو مین یعنے اگر دو روزون مین
افساد کرے تو ہر روزہ کی عوض مین کفارہ عائد ہوگا بدون اشکال فی تامل کے اور اگر ایک دن

متعدد مفطرات کا استعمال ہو خواہ ایک جنس سے ہون مثل اسکے کہ دو بار کہانا کہای یا دو جنس سے
اسطرح کہ ایک دفعہ کہانا کہای اور ایک دفعہ پانی پی تو ظاہر ایکہی کفارہ عائد ہوگا اور ہر ایک مفطر کے
عوض جداگانہ کفارہ قرار نہ دیا جائیگا البتہ اگر تکرار وطی ہو تو بنا بر قول علم الہدی علیہ الرحمہ تکرار کفارہ
واجب ہے اور یہ قول احوط ہے اور اگر ایک مفطر کا استعمال کر کے اوسکا کفارہ دیدی اور دوسرے مفطر کو
عمل مین لائی تو بہی علی الاظہر واجب ہوگا اور جو لوگ کہ قائل ہین تکرار کفارہ کے بسبب تکرار استعمال مفطر کی اونکی نزدیک
واجب ہوگا اجتناب مفطرات سے اوس شخص پر بہی کہ جو روزہ اپنا بسبب استعمال مفطر کے فاسد
کر چکا ہو اور یہ قول خالی تامل و اشکال سے نہین ہے لیکن رجحان اجتناب بقیہ یوم مین محتمل ہے اور اگر
کوئی شخص آب دہن نگلجای تو روزہ اوسکا باطل نہین بشرطیکہ وہ لعاب دہن ہین سے جدا نہوا ہو
اگرچہ زبان کے ساتہہ دہن سے خارج ہے ہو البتہ اگر لعاب دہن غیر بلع کری تو ظاہرا روزہ اوسکا باطل ہوگا
اور بنا بر بعض علما فقط قضا اوسپر عائد ہوگی لیکن لزوم کفارہ بہی احوط بلکہ اظہر ہے اور اگر رطوبت
دماغی بلع کری مثل بلغم کے تو بہی روزہ باطل نہین گو کہ وہ دہن مین آگیا ہو اور قادر اوسکے اخراج
پہ ہو البتہ اگر خارج دہن سے بلع کری تو روزہ اوسکا باطل ہوگا نزد بعض علما قائل اسکے ہین کہ جب
فضای دہن مین آجای اور قادر اوسکے اخراج پہ ہو اور باوجود اسکے اوسے بلع کری تو روزہ اوسکا
باطل ہوگا اور یہ احوط ہے اور اگر نخاعہ غیر کو بلع کری تو فساد صوم اظہر ہے اور جراحت مین
دوا ڈالنا اسطرح سے کہ جوف مین پہونچی اور عورت کا پانی مین بیٹہنا ہے بعض علما کے نزدیک
مفطر ہے اور مزید احتیاط لزوم قضا و کفارہ مین ہے اور مختار اشتغال مین اس مسئلہ کی سابق مین
مذکور ہو: اور کفارۂ روزہ ماہ مبارک رمضان آزاد کرنا بندہ کا ہے یا دو مہینے پی در پے

روزہ رکہنا یا ساٹہہ مسکینونکو کہانا کہلانا اور علما مین اختلاف ہے کہ تخییر ہے ان تینون صنفونمین
تاکہ جسے چاہے عمل مین لاوے ہر چند کہ دوسرے صنف پر قادر ہو یا ترتیب ہے باینطور کہ مقدم بندہ آزاد
کرنا ہے اور اگر اوسپر قادر نہو تو پہر روزہ رکہے اور اگر اوسپر بہی قادر نہ ہو تو ساٹہہ مسکینونکو کہانا کہلاوے
اور اگر بالفرض باوجود قادر ہونیکے صنف اول پر صنف ثانی یا ثالث پر عمل کرے او علی ہذا القیاس
تو براءت ذمہ کفارہ سے حاصل نہو قول اول اشہر واظہر ہے اور قول ثانی ابن ابی عقیل کا ہے
اور ضعیف ہے ہر چند کہ مزید احتیاط اوسے مین ہے اور اسمین بہی اختلاف ہے کہ آیا پی درپی دو مہینے
روزہ رکہنے مین شرط یہ ہی کہ سب روزہ پی درپی واقع ہون یا یہ کہ ایک مہینا اور ایک روز دوسرے
مہینے سے ہے اگر متصل واقع کرے تو تتابع متحقق ہو جاے گا اور باقی روزونکا متفرق ادا کرنا
صحیح ہوگا ظاہرا قول ثانی خالی رجحان سے نہین ہے پس بنا بر علیہ اگر ایکدن اور ایک مہینہ روزہ
رکہے تو جائز ہے کہ باقی روزہ متفرق بجالائے اور اگر بعد اوس مقدار مذکور کے روزہ نہ رکہے تو فقط
باقی روزے رکہنا لازم ہونگے اور ازسرنو سب روزہ رکہنا ضرور نہین البتہ اگر اوس مقدار مذکور
مین ہی تفریق کرے مثلاً فقط پندرہ یا بیس دن روزہ رکہے یا مہینہ بہر اور بعد اوسکے روزہ نہ رکہے
تو پہر باقی روزونکا رکہنا کافی نہوگا بلکہ ازسرنو سب روزون کا بجالانا واجب و لازم ہوگا
واللہ تعالی اور اگر روزہ مین کسی حرام چیز کا استعمال کرے مثلاً شراب پی یا زنا کرے
یا مال حرام کہاے تو ظاہرا تینون صنفین کفارہ کے ذمہ پر اوسکے عائد ہونگے اور کفارہ روزہ
عہد مثل کفارہ ماہ مبارک رمضان ہے اور کفارہ روزہ نذر مطلقا دو نہین کہ مثل کفارہ مین ہے
لیکن احوط یہ ہے کہ کفارہ نذر ہے مثل کفارہ روزہ ماہ رمضانکے بجالائے اور کفارہ روزہ قضاے

ماہ رمضان کا طعام دس مسکینونکا ہے یا تین روزے رکہنا اور اگر کوئی شخص حلال جانکے روزہ ماہ
رمضان کا عمداً اور اختیاراً ترک کرے تو وہ مرتد ہے اور قطعاً حکم اوسکے نجاست اور قتل کا
کیا جائیگا اگر مسلمان زادہ ہو ورنہ احکام مرتد ملی اوسپر جاری کئے جائینگے اور اگر ترک صوم
حلال نہ جانتا ہو اور پھر باوجود اسکے روزہ نہ رکہے تو دو بار اوسے تعزیر دین اور اگر باوصف اسکے
پھر باز نہ آئے تو تیسرے مرتبہ اوسے قتل کرین اور بنابر قول بعض علما تین[3] بار تعزیر دینگے اور چوتھے مرتبہ
قتل کرینگے اور دو رہنین کہ اول اظہر ہو ہرچند کہ نظر باہتمام تمام قطع حصول براءت ذمہ مین
باب دماء و حقوق مین قول ثانی احوط ہو باب پانچوان بیان مکروہات مین ہے اور وہ کئی چیز
ہین اچہانا علک یعنے مصطکے کا[2] ایسے دوا کا کانمین یا ناکمین ڈالنا کہ جو حلق تک نہ پہونچے
اور اگر دوا روان ہو اور خیال اوسکے حلقمین پہونچنے کا ہو تو اوسمین دغدغۂ افطار ہوگا[3]
بوسہ لینا اور دست بازی کرنا عورت سے اوس شخص کے لئے کہ جسکے منی بسبب ملاعبہ حرکت مین آنے
کا خوف ہو سرمہ لگانا آنکہہ مین خصوصاً جبکہ اوسمین مشک یا صبر یعنے ایلوا ہو[5] فصد لینا اور حجامت کرنا
یعنے پچہنے لگانا جبکہ باعث ضعف ہو[6] استشمام ریاحین کرنا بالخصوص نرگس کا سونگہنا دانت توڑنا
بنا بر روایت عمار بن موسے کے[7] حقنہ بالجامد یعنے شیاف کرنا اور ہرچند کہ اشہر بلکہ اظہر کراہت ہے
لیکن چونکہ عموم صحیح بزنطی سے عدم جواز مطلق احتقان مستفاد ہوتا ہے پس حتی الامکان اجتناب کرنا
استعمال شیاف سے بھی بہتر و احوط ہے[8] تر کپڑیکا روزہ مین پہننا[10] سفر کرنا ماہ صیام مین
قبل تئیس[23] دن گذرنے کے مگر کسی ضرورت شرعی کے لئے مثل حج وغیرہ کے[11] یا عورت کا
پانی مین بیٹھنا علی الاشہر الاظہر[12] شعر پڑہنا ہرچند مشتمل مضمون حق ہو مثل مدح و مراثی ائمہ علیہم السلام کے

یا مرثیہ خامس آل عبا علیہ الاف التحیہ والثنا کی اور کراہت خاص وہ سی نہین بلکہ اگر شبکو بے
پڑہی ماہ صیام مین تو ظاہراً مکروہ ہوگا بہرکیف بعض روایات معتبرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مطلق شعر پڑہنا
ماہ مبارک رمضان مین خواہ دنکو ہو یا شب کو مکروہ ہے اور مقتضا اس حدیث کا یہ ہے کہ اگر بسبب عذر
شرعی کی کوئی شخص ماہ صیام مین روزہ بہی نرکہی تو بہی اوسی شعر کا پڑہنا مکروہ ہوگا اور مناط کراہت
شعر تخییل پر نہین جیسا کہ محدث کاشانی نے تخییل کیا ہی بلکہ مدار اوسکا وزن پر ہی پس جو کلام موزون ہو
اور عرف مین اوسی شعر کہین وہ مکروہ ہی نہ کلام مخیل غیر موزون کہ بحسب عرف عرب و جمہور
شعرای عرب و عجم کے اوسپر اطلاق شعر کا نہوگا البتہ بنابر مذاق اہل منطق کے کلام مخیل غیر موزون
پر بہی ہوتا ہے لیکن مناط احکام عرف عام ہے نہ عرف اہل منطق و تفصیل اس مسئلہ کی ہمنی شرح زبدہ
اور تحفۃ الواعظین مین ذکر کی ہی واللہ اعلم **باب چھٹا** بیان بعض مستحبات مین ہے
پہلی کثرت تلاوت قرآن مجید چنانچہ خطبہ نبویہ مین ہے کہ جس شخص نے ایک آیت تلاوت کی ماہ صیام مین
پس گویا کہ اوسنی ختم قرآن کیا غیر ماہ صیام مین دوسری کثرت دعا و تسبیح و استغفار تیسری
صلہ رحم بجالانا چوتہی صدقہ دینا پانچوین روزہ دار کو روزہ کہلوانا ہر چند کہ ایک ٹکری سے
خرما کے ہی ممکن ہو اور بعض روایات معتبرہ سی مستفاد ہوتا ہے کہ ثواب روزہ کہلوانیکا ایک برابر
مومن کے مثل ثواب ایک بندہ آزاد کرنیکے ہے اولاد حضرت اسمعیل ذبیح اللہ سی چھٹے سحر کو
کچہ تناول کرنا ہر چند کہ ایک جرعہ آب سے ہو بالخصوص روزہ واجب مین ساتوین قریب طلوع
صبح کے واقع کرنا ماہ صیام مین بنابر روایت زید بن ثابت کی لیکن کسے حدیثین احادیث معتبرہ امامیہ سے
یہ مضمون نظر مین نہین آیا لیکن بعض روایات سی استنباط استفادہ ممکن ہی علاوہ یہ کہ معمول علماء تسامح کا ہے اور ادلہ سنن

و اداب مین آٹھوین ۸ خرما یا مویز یا رطب یا حلوا یا دودھ یا اور کسی شیرینی سے یا آب خالص سے
افطار کرنا نوین ۹ افطار کا نماز مغرب سے موخر واقع کرنا مگر یہ کہ کوئی شخص منتظر اسکے افطار کا ہو یا حضور قلب مین
بسبب عدم تحمل افطار خلل واقع ہو اور بخوبی تمام اداب و ارکان نماز کو ادا نکرسکے دسوین ۱۰ نزدیکی زن کرنا اول
شب ماہ مبارک رمضان نہین گیارہوین ۱۱ احیاء شب قدر کرنا اور تعیین شب قدر مین اختلاف ہے
لیکن اجماع ان تین شبون سے خارج نہین یعنی شب نوزدہم و شب بست و یکم و بست و سوم سے اور دو نہین کہ بست و یکم و بست و سوم
ہو لیکن اولیٰ یہ ہے کہ کسی شب مین ان تینون شبون سے ترک احیاء عبادت نکرے بارہوین ۱۲ سورہ عنکبوت
اور سورہ روم کا تیئیسوین شب پڑہنا چنانچہ ابو بصیر نے امام بحق ناطق حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے
کہ جو شخص سورۂ عنکبوت اور سورۂ روم تیئیسوین شب تلاوت کرے پس بخدا وہ اہل جنت سے ہے اور اس
حکم سے کسی شخص کو مین استثنا نہین کرتا اور نہین خوف ہے مجھے کہ پانہین اس حکم کے گنہگار ہون اسلئے
کہ ان دونو سورون کا بڑا رتبہ ہے جناب اقدس الٰہی کے نزدیک تیرہوین ۱۳ اعتکاف کرنا خصوصاً دہہ آخر ماہ
صیام مین چودہوین ۱۴ التزام کرنا نوافل کے بجالانے کا پندرہوین بوقت افطار دعا پڑہنا
اور دعائین وقت افطار کے بہت ہین ابو بصیر سے ماثور ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
ہر شب کو ماہ صیام مین وقت افطار کے یہ دعا پڑہتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعَانَنَا فَصُمْنَا وَرَزَقَنَا فَاَفْطَرْنَا
اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنَّا وَاَعِنَّا عَلَيْهِ وَسَلِّمْنَا فِيْهِ وَتَسَلَّمْهُ مِنَّا فِيْ يُسْرٍ مِّنْكَ وَعَافِيَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَضٰى عَنَّا يَوْمًا مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
اور روایت سکونی سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب افطار کرتے تھے
تو یہ دعا پڑہتے تھے اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا ذَهَبَ الظَّمَاءُ
وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَبَقِيَ الْاَجْرُ اور روایت میمون قداح مین ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام

وقت افطار یہ دعا پڑھتے تھے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْنَا وَعَلیٰ رِزْقِکَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ماثور ہے کہ کوئی شخص ایسا نہین کہ روزہ رکھے اور بوقت افطار کہے یَا عَظِیْمُ یَا عَظِیْمُ اَنْتَ اِلٰھِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُکَ اِغْفِرْ لِیَ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ اِلَّا الْعَظِیْمُ مگر یہ کہ وہ شخص گناہ سے اسطرح پاک و پاکیزہ ہوجائے کہ جیسا روز ولادت پاک و پاکیزہ تھا اور مستحبات بہت ہین کہ احصا او نکا اس رسالۂ مختصرہ مین نہایت دشوار ہے اور پوشیدہ نرہے کہ اگر مونہہ مین کوئی چیز جیسا کے لڑکیکو کھلائے یا جانور کو بھرائی یا شدت عطش میں انگوٹھے چوسے یا کھانیکا مزا دریافت کرتی کے لئے اوسے زبان پر رکھے تو ظاہراً کچھ مضائقہ نہین لیکن مبالغہ کرنا چاہیئے ایسا نہین کہ وہ حلق تک نہ پہونچنے پائے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

باب ساتوان بیان

بقیہ احکام روزہ صیام مین ہے پوشیدہ نرہے کہ قضائی روزہ مین عمداً اور اختیاراً تا خیر کرنا اوس سال سے جایز نہین کہ جسمین وہ روزہ فوت ہوا ہو اور روایت سعد بن سعد شاذ ہے اور مستحب ہے تعجیل کرنا قضائی صوم مین ہر چند کہ اگر ذی الحجہ مین ہو اور رد روایت کہ جو ماثور ہے حضرت امیر علیہ السلام سے خلاف اجماع ہے اور معارض ہے صحیحہ حلبی اور روایت عبد الرحمان بن ابی عبد اللہ سے اور اگر تاخیر کرے قضا مین تا اینکہ ماہ مبارک رمضان آیندہ داخل ہوا اور کوئی عذر شرعی باعث ترک نہ ہوا ہو تو باوجود قضا فدیہ بھی واجب ہوگا اور مقدار فدیہ مین اختلاف ہے بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ مقدار فدیہ ایک مد ہے اور بعض روایات سے دو مد ثابت ہوتے ہین اور اول اشہر ہے اور ثانی مختار شیخ علیہ الرحمہ ہے اور دور نہین کہ دو مد محمول استحباب پہون کیف ما کان اولیٰ او احوط یہ ہے کہ فدیہ مین دو مد دے اور اگر عزم قضا رکھتا ہو لیکن مریض ہوجائے

پس اگر اسقدر ماہ صیام مین قبل ماہ صیام آیندہ کی صحت پائی کہ اوسمین گنجائش اون روزونکی رکہنی کی ہو کہ جو
ماہ سابق مین فوت ہوئی ہین اور باوجود اسکی قضا نرکہی تو بہی قضا کرنا اور فدیہ دینا احوط بلکہ اظہر
ہی اور اگر مرض ایک ماہ رمضان سے دوسری ماہ رمضان تک مستمر رہی تو بنا بر بعض علما کے فقط فدیہ دینا کافی ہے
اور بعض قائل اسکے ہین کہ فقط قضا کری حاجت فدیہ نہین اور قول بعض سے جمع قضا و فدیہ مستفاد
ہوتی ہی اور دور نہین کہ قول اول اظہر ہو لیکن قول ثانی احوط ہی اور قول ثالث مین مزید احتیاط ہی اور اگر مریض
مرض سے نجات نہ پاتی اور اوسی مین انتقال کری ظاہرا قضا وغیرہ کی اوسکی جانب سے احتیاج نہین اور یہی حکم
حائض کا ہی جب حیض سے پاک نہو اور اوسی حالین انتقال کری البتہ اگر بقدر قضا گنجائش ملی ہو اور
مرض یا حیض سے نجات حاصل ہوئی اور باوجود اسکے تقصیر و تفریط کری تو البتہ قضا اوسکی جانب سے لازم ہی
اور صحیحہ ابو مریم سے تفصیل ثابت ہوتی ہی کہ اگر وہ صاحب مال ہو تو مال سے اوسکی عوض مین ہر روزہ کے کہ جو اوس سے فوت
ہوا ہی ایکمد فدیہ دین اور اگر مالدار نہو تو ولی اوسکا اوسکی جانب سے قضا کری اور اگر صورت تمول مین قضا و فدیہ
جمع کیے جائے تو اولی اور احوط ہی اور اگر کوئی شخص قادر قضا پر ہوا اور باوجود اسکے تفریط کری اور اوسی مین انتقال کری
قبل قضا کرنیکی تو البتہ قضا واجب ہوگی اوس میت کے ولی پر خواہ میت مرد ہو یا عورت علی الاحوط اور بنا بر مشہور ولی
بڑا بیٹا ہی اوسکا اگر بڑا بیٹا نہو تو دور نہین کہ بیٹون مین سے جسکا سن زیادہ ہو وہ متکفل قضا ہو گو کہ ولایت اوسکے محل تامل و اشکال ہے
اور اگر وہ بہی نہون تو اون ورثہ مردونمین سے جو بزرگ ہو از راہ سن کے اور اگر وہ بہی نہون تو جو رشتہ عورتون ہون تو نہین کہ جو قرابت
میت سے رکہتی ہین سب اوپر وہ متکفل قضا صوم ہون بنا بر بعض علما کی اور یہ احوط ہے اور اگر ولی متعدد ہون اور کوئی ایکدوسرے سے زیادہ
اولی بالمیراث نہو تو باہم بنا مصالحہ پر کرین کچھ روزے ایک ولی رکہی اور باقی دوسرا اور ایک روزہ ہوا اور متعدد ولی ہون
تو دور نہین کہ بطور واجب کفائی وہ روزہ اون پر واجب ہوا اور ایک کی بجا لانے سے دوسرا بری الذمہ ہو جائے

اور اگر شب بنیت تربیت روزہ جب ابتدا کہین تو بہتر ہے جاہی اور جب فقیہ شغل لے پہ قضا واجب ہوا وجہ خود روزہ رکھی
بلکہ اور اسکو بطور اجارہ روزہ رکھنی کی لئی قرار دی تو کچہ مضایقہ نہین بنا بر قول بعض علما کی اور چونکہ تکفل صوم وصلوۃ میت سے بردہ
تسع ہو جنبیت فدیہ میت کے اور سقوط وجوب کے ولی سی تا ہین ہوے البتہ روزہ رکہنا اور غیر لوگونکا تطوع جو بعد موت میت
ولی ہو جائیگی اور اجرت بیچ اوسپر دینا جایز ہی اسلئے کہ منع اجرت دینے سے اعمال مستحبہ پر ثابت نہین مگر چند مقامات
منصوصہ مین اور اصل یہی موید مطلوب ہے، وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور ظاہر ترتیب و تتابع قضا صوم مین واجب نہین البتہ پی در پی
روزہ قضا کے بجالانا مستحب و بہتر ہی اور جس شخص کے ذمہ پر قضا ماہ رمضان عائد ہو پس روزہ سنتی رکہنا اوسی مختلف فیہ ہے
اور اگر سنتی روزہ رکہنا باعث ترک صوم قضا ہو تو البتہ جائز نہوگا اور اگر باعث ترک نہو تو بہتر ہے احوط بلکہ اظہر عدم
جواز ہی وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور اگر روزہ سنتی رکہے تو اوسکی شروع کرنی سی اتمام اوسکا واجب نہین ہوتا اور اثنای روزہ مین
افطار کرنا اوسکا جائز ہے ولیکن عدم ترک مستحب ہے خصوصاً بعد زوال کے اور اگر نذر کری روزہ رکہنا کسی خاص دن
یا ایام معین اور وہ اتفاقاً اوس سفر مین واقع ہو کہ جسمین قصر واجب ہوتا ہے یا مرض مین تو افطار کرے اور پھر بعد زوال عذر اوسکے
قضا کری اور اسیطرح اگر عید ماہ رمضان یا عید ضحیٰ یا ایام تشریق مین واقع ہو اور جس شخص پر کہ صوم نذر بسبب
نذر کی واجب ہوئے ہون اور قضا ماہ رمضان اوسکی ذمہ پر عاید ہون تو قضا ماہ صیام کو مقدم رکھی اور تا ہنگام قضا جو روزہ
صیام نذر سی ترک ہونگی عوض مین اونکی قضا و کفارہ عاید ہوگا اور جو روزہ کہ اوس مین پے در پے بجالانا
شرط ہی اگر بسبب کسی عذر شرعی کے منقطع ہو جائین تو کچہ مضایقہ نہین بعد ارتفاع مانع کے باقی کو بجالاوی
اور اگر بدون عذر ترک کری تو البتہ از سر نو بجالانا چاہیے مگر جس شخص پر کہ دو مہینے کے روزہ پی در پی واجب ہون
کہ وہ البتہ اگر ایک مہینا کامل اور ایکدن بہی دوسری مہینے سی روزہ رکہے گا تو ظاہر یہ ہے کہ کافی ہی گو باقی مین تفریق بہی
واقع کری جیسا کہ سابق مین گذرا اور جس شخص پر روزہ دو مہینے کے واجب ہون اوسی جائز نہین کہ ایسے مہینی مین روزہ رکہنا

شروع کری کہ ایک مہینا اور لیکن نہ کہ اسکی مثل ماہ شعبان کی اور اگر دو مہینی کے واسطے پے در پے روزہ نہ رکھ سکے
تو اوس شمار سے روزہ رکھی یا جس قدر بہم پہونچی اوس قدر صدقہ دی اور اگر اصلا روزہ پر قادر نہ ہو تو استغفار کری اور جب
مرد پیر یا زن پیر بسبب زیادہ پیرانہ سالی کے روزہ رکھنے سے عاجز ہون اور اسیطرح کوئی شخص کہ تشنگی کی شدت ہو اور
تشنگی اوسپر غالب ہو کہ امید صحت و بہبود کی مفقود ہو تو وہ افطار کرین اور صدقہ دین عوض ہر روزہ کے
ایک مد اور بعض روایات سے دو مد ثابت ہوتی ہین اور ظاہر ایک مد کافی ہی اور روایت محمد بن مسلم دو مد مین کہ محمول
استحباب پر ہو اور اگر شیخ و شیخہ پھر قادر قضا پر ہون تو آیا قضا کرنا اونکے ذمہ پر عاید ہوگا یا نہین دونون مین عدم
قضا اظہر ہو ہر چند کہ احوط قول بعض کا ہے اور ذو العطاش کے بابین بھی اختلاف ہے پس اگر وہ مایوس صحت سے ہو
تو قطعاً و اجماعاً افطار اوسپر واجب ہوگا اور اگر مرض اوسکا مرجو الزوال ہو تو بنا بر قول بعض علما کی وہ بھی
افطار کری اور فدیہ کچھ واجب نہین البتہ بعد زوال عذر قضا کری مثل مریض کے اور بعض کہتے ہین کہ فدیہ بھی دے اور بعد زوال
مانع صحت حاجت قضا نہین مثل پیر کے ؛ ظاہر قول اخیر ہے رجحان سے نہین بار ہا کلام اسمین ہے کہ اگر ذو العطاش صحت پاوے
اور قادر قضا پر ہو تو قضا کرنا اوسپر واجب ہے یا نہین ظاہر وجوب قضا ثابت نہین لیکن احوط ہے خصوصاً جبکہ پہلے سے
مرجو الزوال ہو اور اگر عورت حاملہ ہو اور زمانہ وضع حمل قریب ہو یا لڑکی کو دودھ پلاتی ہو اور دودھ کم ہو اور روزہ
مضر ہو اوسکی حق مین تو افطار کری اور عوض ہر روزہ کے ایک مد فدیہ دی اور بعد ارتفاع مانع قضا کری اور جو شخص کہ
بسبب عذر شرعی کا ماہ رمضان مین قضا کری تو اوسی ہی کھانی اور پانی سے سیر ہونا اور جماع کرنا اونکو مکروہ ہے
اور اگر مسافر زوجہ کو ہمراہ رکھتی اپنے جماع کری ونکو بجبر و اکراہ تو اوسپر کفارہ مع زن زوجہ کا عاید ہوگا اور چونکہ وہ خود
مسافر ہے تو اسین سے خود اوسپر کفارہ عاید نہین اور نہ حاجت قضا کی ہی اور اگر بعد افطار سفر کری قبل زوال اختیاراً
خود تو کفارہ اوسکی ذمہ سے ساقط نہوگا اور اسیطرح اگر باضطرار سفر کری تو بھی بنا بر بعض کے کفارہ ساقط نہوگا

اور یہ جو ماہی اور اصطلاح فرض صوم کسی اور وجہ شرعی سے ساقط ہو مثل حیض و نفاس و جنون وغیرہ کے
اسلئے کہ قبل عروض مانع شرعی وہ مکلف بصوم تھا اور اوس نے عمداً ترک کیا پس چاہیے کہ قضا و کفارہ دونو اوسکے ذمہ پر
عائد ہو اور یہ واضح ہی واللہ اعلم۔ **باب آٹھوان** بیان ثبوت ماہ رمضان میں ہے پوشیدہ نہ رہے کہ ماہ مبارک ثابت ہوتا ہے
مشاہدہ ہلال ماہ صیام سے جس شخص کہ مشاہدہ ہلال کرے تو اوس پر روزہ واجب ہوگا ہر چند تنہا مشاہدہ کرے اور غیر شخص کو بھی اوسکے
قول پر اعتماد واجب ہے اگر قول اوسکا مفید یقین ہو اور نہیں کہ اس قول پر دعوی اجماع محقق کا صحیح ہو اور گواہی سے
دو عادل گواہوں کی بھی ثابت ہے جیسا کہ بنا بر صحیحہ حلبی کے اور پچاس گواہوں کی گواہی سے ثابت ہونا جبکہ قول اونکا مفید
یقین نہو محل تامل ہے اور قیاس شاہد مثل الدم پر منہدم الاساس ہے اور جو شیاع کہ مفید یقین ہو اوسکے
مثبت ہلال ہونے میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں البتہ شیاع مفید ظن میں کلام ہے اور حجیت مطلق ظن ثابت نہیں
اور اصطلاح اور امارات ظنیہ پر کہ جو منصوص نہیں اور نہ استنباط جواز اونکا نص سے ہوسکے یا منہ عند الاعتقاد
نکرنا چاہیے پس بنا برین اگر قواعد نجومیہ وغیرہ سے رویت ہلال ثابت ہو تو اوس پر اعتماد جائز نہوگا اور اصطلاح شرعاً اعتماد کرنا
جائز نہیں اور سکتری پر کہ جیسے بعض حکماء فرنگ نے ایجاد کیا ہے اور بالفعل بعض بلاد ہند میں اوسنے شیوع پایا ہے اور بعض
لوگ گمان کرتے ہیں کہ اسمین ہلال کا عدد بعینہ مطابق ہلال حقیقی کے طلوع و افول کرتا ہے اگر متعدد گھڑیاں ہوں
اور سب میں رویت ہلال ہو اور قرائن و آثار سے ثابت ہو جائے کہ رویت اونمین مطابق رویت واقعی واقع ہوئی ہے تو دور نہیں کہ شرعاً
بھی جائز ہو بالجملہ مدار حصول یقین پر ہے واللہ اعلم اور تیسویں ماہ شعبان گذرنے کی بعد بھی ہلال ماہ رمضان ثابت ہوتا ہے
ہر چند مشاہدہ میں نہ آئے اور کسی محال الطلوع بھی سنے اور جو شہر کہ باہم قریب ہیں مثل لکھنؤ اور کانپور یا فیض آباد کے اگر اون میں سے
ایک شہر میں رویت ہلال واقع ہو تو وہ نسبت دوسرے شہر کے بھی مثبت ہلال ہوگی بخلاف بلاد متباعدہ کے کہ اونمین یہ حکم جاری نہوگا
مثل شہر اور عرب یا عجم کے اور بعید نہیں کہ مدار مختلف المطالع و متحد المطالع پر ہو اور تحقیق اسکی باتم تفصیل مجمع عند میں مشہور ہے